أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
Teach Me Islam Program Series

GIFT
NOT FOR SALE

مُہرِ نبوت ﷺ

تالیف

علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ

Urdu

Printed on account of
Saleh Abdulaziz Al Rajhi Endowment Management
(May God bestow mercy on him ,his offspring and all Moslems)
ARABIAN PRINTING & PUBLISHING HOUSE www.rajhiawqaf.org

اللغة الأوردو Urdu

أوقاف الراجحي
AL RAJHI ENDOWMENT
سلسلة برنامج علمني الإسلام

محمد ﷺ خاتم النبيين

تأليف الشيخ

قاضي محمد سليمان سلمان منصور بوري (رحمه اللّه)

أوردو

يوزع مجاناً ولا يباع

طبع على نفقة

إدارة أوقاف صالح عبد العزيز الراجحي

(غفر الله له ولوالديه ولذريته ولجميع المسلمين)

www.rajhiawqaf.org

Urdu اللغة الأوردو

سیّد الأنبیاء، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین ﷺ
کی پیاری سیرت

مُہرِ نبوت ﷺ

تالیف

علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ

مکتب التعاونی للدعوۃ والإرشاد وتوعیۃ الجالیات
روضہ۔ریاض - ٹیلی فون: ۲۴۹۲۷۲۷

اس کتاب کے جملہ حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

ⓗ المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالروضة ، ١٤٣٠هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

بوري ، قاضي محمد سليمان منصور

مهر النبوة / قاضي محمد سليمان منصور بوري - الرياض : ١٤٣٠ هـ

٧٦ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : ٩٧٨-٦٠٣-٩٠٠٢٠-٣-١

(الكتاب باللغة الأوردية)

١- السيرة النبوية أ-العنوان

ديوي ٢٣٩ ١٤٣٠ / ٤٣٨٢

رقم الايـــداع : ١٤٣٠ / ٤٣٨٢
ردمك : ٩٧٨-٦٠٣-٩٠٠٢٠-٣-١

اس کتاب کے جملہ حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

طبع اوّل

۱۴۳۰ھ - ۲۰۰۹ء

مکتب برائے دعوت وارشاد وتوعیۃ الجالیات

روضہ، ریاض

ٹیلی فون: ۲۴۹۲۷۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کتاب ''مہرِ نبوت'' نبی کریم ﷺ کی سیرتِ پاک پر ایک مستند اور مختصر ترین رسالہ ہے. اس کی زبان نہایت سلیس ہے، اس چھوٹی سی کتاب میں نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی کے ۲۳ رسالہ دورِ نبوت کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے. فاضل مؤلف نے سیرتِ پاک کے تمام پہلوؤں کو مختصر اور دلکش انداز میں بیان کیا ہے، اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ آپ کی مشہورِ زمانہ کتاب رحمۃ للعالمین کا خلاصہ ہے.

یہ اس لائق ہے کہ اسے شائع کر کے عام پڑھے لکھے لوگوں، پیارے بچوں اور بچیوں کے درمیان عام کیا جائے تا کہ ان کے ذہن و دماغ پر نبی کریم ﷺ کی سیرت و اخلاق کا نقش بیٹھ جائے نیز ان کے اخلاق و کردار کی تعمیر میں معاون و مددگار بن سکے.

اسی غرض وغایت کو سامنے رکھ کر مکتب الدعوۃ والإرشاد وتوعیۃ الجالیات روضہ، ریاض نے اس کتاب کو اردو داں حضرات کے لئے اختیار کیا اور اسے خوبصورت اور عمدہ شکل وصورت میں چھاپ کر قارئین کرام کو ہدیہ کررہا ہے. وللہ الحمد والشکر.

محمد فرقان مدنی

داعیہ اردو مکتب الدعوۃ والإرشاد وتوعیۃ الجالیات

روضہ، ریاض

۱۳/۵/۱۴۳۰ھ - ۸/۵/۲۰۰۹ء

مہرنبوت کے مصنف
کامختصر تعارف

علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ ریاستِ پٹیالہ کے منصور پور گاؤں میں پیدا ہوئے، آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، لیکن نبی کریم ﷺ کی مفصل سیرت کے موضوع پر آپ کی مشہورِ زمانہ کتاب ''رحمۃ للعالمین'' کو جو شہرت ملی وہ اردو زبان کی چند ہی کتابوں کو ملی ہے.

قاضی صاحب اس کتاب کے مسودے کی ترتیب وتسوید کا کام تہجد کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھ کر انجام دیا کرتے تھے شاید یہی وجہ ہے کہ رحمۃ للعالمین اور سیرت النبی کا تقابلی مطالعہ کرنے والے ایک جیّد عالم دین بے ساختہ فرمانے لگے: رحمۃ للعالمین کا تعلق دل کے ساتھ ہے اور سیرۃ النبی کا دماغ کے ساتھ.

آپ کی تصنیف کی ہوئی کتابوں میں الجمال والکمال (تفسیر سورۂ یوسف) مہر نبوت، عشرہ مبشرہ اورسبیل الرشاد (سفر نامہ حجاز) وغیرہ ہیں.

قلم کے ساتھ قاضی صاحب کو زبان پر بے پایاں اختیار حاصل تھا. ان کا انداز دلکش اور دل نشیں اور لہجہ پُر وقار ہوتا تھا. بات اس طریقے سے کہتے تھے کہ دل ودماغ کو متأثر کرتی.

قاضی صاحب قد وقامت کے لحاظ سے بلند وبالا اور متناسب الأعضاء تھے. رنگ گورا اور چہرہ نورانی تھا. داڑھی گھنی تھی، جو دورِ آخر میں سفید ہوکر اور بھی خوبصورت لگتی تھی. ہمیشہ شیروانی اور چُست پاجامہ زیب تن فرماتے. پگڑی کھڑکی دار پٹیالے کی وضع کی پہنتے اور پاؤں میں سلیم شاہی جوتا ہوتا.

صورت کی طرح قاضی صاحب کی سیرت بھی حسین تھی. لالچ طمع طبیعت میں نام کو نہ تھی ملک کی مختلف اسلامی انجمنوں اور دینی اداروں کے سالانہ جلسوں میں اکثر شمولیت فرماتے، لیکن کبھی کسی

سے ریل کا کرایہ یا سفر خرچ وصول نہ کرتے.

قاضی محمد ظہیر الدین صاحب فرماتے ہیں: قاضی صاحب ہم نوجوانوں کو ہمیشہ تلقین کرتے رہتے تھے کہ ''رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا'' اور ''رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ'' جیسی دعائیں وردِ زبان رکھیں کیونکہ ان کے پڑھنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے، سینہ کشادہ ہوتا ہے اور ذہن ودماغ کو جلا ملتی ہے اور واقعی ہم نے ان دعا کا ایسا ہی اثر دیکھا ہے.

قاضی صاحب کی تمنا تھی، بلکہ وہ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی جب تو مجھے اپنے پاس بلائے تو مالی لحاظ سے میں تہی دامن ہوں. ان کی یہ دعا اللہ نے قبول فرمائی اور ان کا انتقال ایسے ہی حالات میں اس وقت ہوا جب وہ دوسرے حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوکر وطن واپس آرہے تھے. انہوں نے دوران سفر پانی جہاز پر وفات پائی. انا للہ وانا الیہ راجعون. ان کی نمازِ جنازہ مولانا سید اسماعیل غزنوی رحمہ اللہ نے پڑھائی اور بعد ازاں ان کی نعش

سمندر کی لہروں کے سپرد کردی گئی. اس موقع پر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ تاحدّ نظر ان کی نعش سمندر کے سینے پر بہتی چلی جارہی ہے اور کسی سمندری جانور کو اسے نقصان پہنچانے کی جسارت نہ ہوئی. حالانکہ یہ بات عام طور پر مشاہدے میں آتی ہے کہ جونہی کوئی انسانی نعش سمندر میں گرتی ہے. مگرمچھ اور بڑی بڑی مچھلیاں اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں . اور آنا فانًا اسے ختم کرڈالتی ہیں. لیکن صاحب ''رحمۃ للعالمین'' کا سمندری مخلوق نے احترام کیا اور ان کی نعش کی حفاظت کی. ان کی وفات ۱۹۳۰ء میں ہوئی(۱).

(۱) اختصار مطبوع کتاب مہر نبوت (مکتبہ ترجمان، دہلی): ص۴-۸.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقَدَّمہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد.

امّا بعد! یہ مختصر رسالہ (جو اَب چوتھی[1] مرتبہ شائع کیا جاتا ہے) سیّدنا نبی ﷺ کے محاسن وفضائل اسی قدر دکھلاسکتا ہے جس قدر آفتاب کی روشنی کو ذرّہ، لیکن میں نے دیکھا کہ لوگ مستند فاضلوں کی بڑی بڑی کتابوں کو نہیں پڑھتے اور ناواقفیت کی وجہ سے تاریکی میں پڑے رہتے ہیں.

امید ہے کہ اس مختصر کو پڑھ کر مسلمانوں کے دلوں میں نبی کریم

(۱) اس کتاب کا متن طبع چہارم ۱۹۲۱ء سے ماخوذ ہے.

ﷺ کی محبت اور ذوقِ اطاعت ترقی پذیر ہوگا اور ناواقفوں کی بے خبری کے حجاب کسی قدر اُٹھ جائیں گے. رسالہ کا ہر فقرہ صحیح روایت سے لیا گیا ہے اور بڑے بڑے مطالب کو چھوٹے چھوٹے فقروں میں ادا کرنے کی سعی کی گئی ہے.

اللہ تعالیٰ اس ناچیز عمل کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب میرے والد بزرگوار قاضی احمد شاہ صاحب مرحوم ومغفور کے نامۂ اعمال میں ثبت فرمائے. **ربنا تقبل منا إنک انت السمیع العلیم**

محمد سلیمان کان اللہ لہ

سیرتِ محمدیہ ﷺ

ہمارے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں. عدنان سے اکیسویں پشت میں ہوئے. عدنان چالیسویں پشت میں اسماعیل علیہ السلام کا نامور فرزند تھا. اسماعیل ابراہیم خلیل الرحمٰن کے بڑے بیٹے ہیں.

نبی کریم ﷺ مکہ میں دوشنبہ کے دن ۹/ربیع الأول کو پیدا ہوئے، ابھی ماں کے پیٹ میں تھے کہ باپ کا انتقال ہوا. جب چھ سال کی عمر ہوئی تب ماں نے انتقال کیا.

نبی کریم ﷺ کی والدہ مکرمہ کا نام آمنہ ہے. ان کا نسب تین پشت اوپر جا کر نبی کریم ﷺ کے ددھیال سے جا ملتا ہے.

جب نبی کریم (ﷺ) ۸/سال ۲/مہینے ۱۰/دن کے ہوئے تو دادا فوت ہوئے پھر ابوطالب جو نبی کریم ﷺ کے والد عبداللہ کے حقیقی بھائی ایک ماں سے تھے. آپ ﷺ کے سرپرست متعین ہوئے.

تیرہویں سال میں شام کے سفر کو چچا کے ساتھ گئے تھے، مگر

راہ میں سے واپس آگئے جوان ہوکر کچھ دنوں تجارت کرتے رہے. ۲۵/سال کی عمر پوری ہونے پر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی. پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت یا لوگوں کی بھلائی میں صرف کرتے رہے. ۳۵/سال کی عمر تھی جب قریش میں کعبہ کی عمارت پر جھگڑا ہوا، سب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور امانت والا جان کر منصف بنایا.

نبوت:

چالیس سال ایک دن کی عمر ہوئی تو اللہ کی وحی ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں. خدیجہ رضی اللہ عنہا (بیوی) علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ (بھائی، عمر ۱۰/سال)، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (دوست) زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) فوراً مسلمان ہوئے.

پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہدایت سے عثمان غنی رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے. ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، ارقم رضی اللہ عنہ،

عثمان رضی اللہ عنہ ، عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ ، یاسر رضی اللہ عنہ ، بلال رضی اللہ عنہ ان کے بعد مسلمان ہوئے.

عورتوں میں خدیجہ رضی اللہ عنہا اور نبی کریم کی بیٹیوں کے بعد اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا (عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی) مسلمان ہوئیں، پھر اسماء رضی اللہ عنہا، (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی)، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا (عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن).

تین برس تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چپکے چپکے لوگوں کو اسلام سِکھاتے رہے، پھر کھلّم کھلاّ سکھانے لگے جہاں کوئی کھڑا، بیٹھا مل جاتا یا مجمع نظر آتا وہیں جا کر ہدایت فرماتے.

مکہ والے اب مسلمانوں کو ستانے لگے. ان کو رنج یہ تھا کہ جو کوئی مسلمان ہو جاتا ہے وہ بُت پوجنا چھوڑ دیتا ہے. مسلمان دو برس تک بڑی بڑی تکلیفیں سہتے رہے، پھر انہوں نے تنگ آ کر مکہ سے چلے جانے کا ارادہ کرلیا.

مسلمانوں کا وطن چھوڑنا:

رجب ۵ھ نبوت میں سب سے پہلے عثمان غنی رضی اللہ عنہ گھر بار چھوڑ کر اپنی زوجہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو (جو نبی کریم ﷺ کی دوسری بیٹی ہیں) ساتھ لے کر حبش کو روانہ ہوئے. نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوط پیغمبر کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھر بار چھوڑا ہے. ان کو سمندر تک ۵/عورتیں اور ۱۲/مرد مزید جا ملے. ان کے پیچھے بہت مسلمان حبشہ گئے. ان میں جعفر طیا رضی اللہ عنہ بھی تھے جو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی ہیں.

۶ھ نبوت کو حمزہ رضی اللہ عنہ (نبی کریم ﷺ کے چچا) اور ان کے تین دن بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے.

۷ھ نبوت کو قریش نے آپس میں ایک عہد نامہ لکھا کہ کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھ لین دین اور رشتہ ناطہ نہ کرے. ہاشمی قبیلہ کے ساتھ بھی لین دین رشتہ ناطہ بند، کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑتا.

اس ظلم کی وجہ سے نبی کریم ﷺ اور ہاشمی قبیلے کے سب لوگ ایک پہاڑ کی کھوہ (شعب ابی طالب) میں بند رہے، کھانے پینے کی چیزیں بھی دشمن اندر نہ جانے دیتے. گھر ہی کے اندر بچے جب بھوک کے مارے روتے تو ان کے رونے کی آواز شہر تک سنائی دیتی. کوئی شخص ترس کھاتا تو تھوڑا بہت اناج چھپ چھپا کر رات کو پہنچا دیتا تھا. ان سب سختیوں پر بھی نبی کریم ﷺ اللہ کے پاک نام اور سچے دین کو برابر پھیلاتے رہے.

سنہ ۱۰ نبوت:

نبی کریم ﷺ طائف پہاڑ پر اسلام کا وعظ فرمانے گئے جب نبی کریم ﷺ وعظ کے لئے کھڑے ہوتے تو لوگ پتھر مارا کرتے. نبی کریم ﷺ لہو میں تر بہ تر ہو جاتے. لہو بہ بہ کر جوتے میں جم جاتا. پاؤں سے جوتا اتارنا مشکل ہو جاتا.

ایک دن نبی کریم ﷺ کو اتنی چوٹیں لگیں کہ بے ہوش ہو کر گر گئے. زید بن حارثہ جو ساتھ تھے. نبی کریم ﷺ کو اُٹھا کر بستی سے

باہر لے گئے .منہ پر پانی چھڑکنے سے ہوش آیا، پھر نبی کریم ﷺ وہاں سے چلے آئے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہیں ہوتے تو ان کی اولاد تو ضرور اللہ پاک کو ایک ماننے والی ہوجائے گی (آٹھ سال بعد سارا پہاڑ امسلمان ہوگیا تھا).

١١ سنہ نبوت:

نبی کریم ﷺ راستوں ، گزرگاہوں پر جایا کرتے، آتے جاتے کو وعظ سُناتے .ایک دن نبی کریم ﷺ شہر کو آرہے تھے، رات ہوچکی تھی. نبی کریم ﷺ کو ایک طرف سے کچھ آدمیوں کی بات چیت کی آواز سنائی دی، اُدھر ہی گئے، وہاں مدینہ کے ٦ / آدمی اُترے ہوئے تھے، نبی کریم ﷺ نے وعظ فرمایا، اسلام سمجھایا، وہ مسلمان ہوگئے.

١٢ سنہ نبوت:

١-٢٧ / رجب کو ٥١ / سال ٥ / مہینہ کی عمر میں نبی کریم ﷺ کو

معراج ہوئی. مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں. اس سے پہلے دو نمازیں فجر اور عصر کی پڑھی جاتی تھیں.

۲- موسمِ حج میں ۱۸/ افراد مدینہ سے مکہ آئے. انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا. نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ بھیج دیا کہ لوگوں کو اسلام سکھائیں. اس پاک زمین میں اسلام کو خوب ترقی ہوئی. مصعب رضی اللہ عنہ کے وعظ سے بنونجار اور بنو اشہل کے قبیلے اور دوسرے قبیلوں کے بہت سے لوگ ایک سال کے اندر مسلمان ہو گئے.

۱۳ سنہ نبوت:

۱- ۲/ عورتیں، ۷۳/ مرد مدینہ سے آئے اور انہوں نے بیعت اسلام کی اور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مدینہ چلیں. نبی کریم ﷺ نے منظور فرمایا کہ مدینہ رہا کریں گے. انہوں نے اقرار کیا کہ اسلام پر پکّے رہ کر نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور نصرت کیا کریں گے.

۲- جب مکہ کے دشمنوں نے سُنا کہ اسلام مکہ سے باہر پھیل رہا ہے تو

انہوں نے ارادہ کرلیا کہ نبی کریم ﷺ کو قتل کردیں گے، ایک رات انہوں نے نبی کریم ﷺ کے گھر کو گھیر لیا. نبی کریم ﷺ ان کے گھیرے میں سے صاف نکل گئے.

ہجرت:

نبی کریم ﷺ گھر سے نکل کر تین دن رات غارِ ثور کے اندر رہے. ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے. دوشنبہ ایک ربیع الاوّل ۱ ھ کو غار سے نکلے. دو اونٹ سفر کے لئے موجود تھے. ایک پر نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے. دوسرے اونٹ پر عامر بن فہیرہ (ابوبکر صدیق کے غلام) اور ایک راستے کا واقف شخص تھا اور مدینہ کو روانہ ہوئے.

جب دشمنوں نے نبی کریم ﷺ کا جانا سُنا تو انہوں نے بڑے بڑے انعام مقرر کئے اس شخص کے واسطے جو نبی کریم ﷺ کو پکڑ لائے یا سر کاٹ لائے.

انعام کے لالچ سے بہت لوگ پیچھے لگے، مگر دو شخص نبی کریم

ﷺ تک پہنچے؛ ۱- سُراقہ بن مالک، یہ تو اپنے قصور کی معافی لے کر واپس آ گیا ۲- بریدہ اسلمی اس کے ساتھ ستّر سوار بھی تھے. یہ چہرۂ مبارک دیکھتے اور کلام پاک سنتے ہی مسلمان ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آگے چلا گیا.

۱ھ یا ۱۴ نبوت:

۱- نبی کریم ﷺ نے مدینہ پہنچتے ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے مسجد بنائی، دیواریں کچی اینٹوں کی اور چھت پر کھجور کے پٹھے ڈالے گئے.

۲- ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں اب تک دو دو رکعت فرض تھے. یہاں چار چار رکعتیں مقرر ہوئیں.

۳- مدینہ کے یہودیوں اور آس پاس کے رہنے والے قبیلوں سے امن اور دوستی کے عہد نامے ہوئے.

۴- جو مسلمان مکہ سے آئے تھے (مہاجرین) ان کا مدینہ کے رہنے والے مسلمانوں (انصار) سے بھائی چارہ (مواخات)

قائم کیا گیا۔ یہ دین کے بھائی سگے بھائیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے۔اپنی جائدادیں برابر بانٹ لیتے تھے۔

۲ھ یا ۱۵ نبوت:

۱-نماز کے لئے اذان دینے لگے۔

۲-اللہ کے حکم سے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔
اب تک بیت القدس کی طرف منہ کر کے پڑھا کرتے تھے۔

۳-ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

۳ھ یا ۱۶ نبوت:

زکاۃ فرض ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ جو مالدار مسلمان ہے وہ سال بعد اپنی کمائی میں سے چالیسواں حصہ غریبوں کو ضرور خیرات دیا کرے۔

۴ھ یا ۱۷ نبوت:

مسلمانوں پر شراب کا پینا حرام ہوا۔

۵ھ یا ۱۸ نبوت:

عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم ہوا.

۶ھ یا ۱۹ نبوت:

نبی کریم ﷺ کعبہ کی زیارت کے لئے مکہ آئے، جب مکہ سے ۷/کوس دور رہے تو قریش نے نبی کریم ﷺ کو آگے بڑھنے سے روک دیا. نبی کریم ﷺ ٹھہر گئے، مگر یہاں ٹھہرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ قریش کے ساتھ عہد (ان باتوں پر) ہوگیا.

۱- دس برس تک صلح رہے. آپس میں آنا جانا، لین دین جاری رہے. جو قبیلہ چاہے مسلمانوں سے مل جائے، جو چاہے قریش سے ملا رہے.

۲- مسلمان اگلے سال آکر کعبہ میں نماز پڑھ سکیں گے.

۳- اگر قریش کا کوئی شخص مسلمان ہوکر نبی کریم ﷺ کے پاس جا پہنچے تو اسے قریش کے پاس واپس بھیج دیا جایا کرے. اور اگر

کوئی مسلمان اسلام چھوڑ کر قریش سے جا ملے تو وہ واپس نہیں دیا جائے گا. پچھلی بات سُن کر مسلمان گھبرا اُٹھے، لیکن نبی کریم ﷺ نے ہنس کر اسے بھی منظور فرما لیا.

قریش کا خیال تھا کہ اس شرط سے ڈر کر آگے کو کوئی شخص مسلمان نہ ہوگا، لیکن ابھی عہد نامہ لکھا جا رہا تھا کہ سہل (جو مکہ والوں کی طرف سے عہد کرنے آیا تھا) کا بیٹا ابونصر وہاں پہنچ گیا. یہ مسلمان ہو گیا تھا. قوم نے قید کر رکھا تھا. اب موقع پا کر بھاگ آیا تھا. لوہے کی زنجیر ابھی اس کے پاؤں میں تھی.

سہل نے کہا کہ عہد کے موافق اسے واپس کر دو.

مسلمانوں نے کہا کہ ابھی عہد نامے پر دستخط نہیں ہوئے. اس کی شرطوں پر عمل نہیں ہو سکتا. سہل نے بگڑ کر کہا تب ہم صُلح ہی نہیں کرتے.

نبی کریم ﷺ نے ابونصر کو اُن کے حوالے کر دیا. انہوں نے اس کو پھر قید میں ڈال دیا. اس نے جیل ہی میں اسلام سکھلانا شروع

کردیا اور اس طرح ۳۰۰ر آدمی ایک سال کے اندر مکہ ہی میں مسلمان ہو گئے. ہر شخص جسے تھوڑی بہت سمجھ ہے اس بات سے جان سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سچائی اور اسلام کی خوبی کس طرح دلوں کو اپنا بنا رہی تھی کہ عزیزوں ، پیاروں کی جُدائی، وطن کی دوری، تکلیفوں کا ڈر، قید کا دُکھ بھی لوگوں کو مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا تھا.

۶ھ میں نبی کریم ﷺ نے اپنے وقت کے مشہور مشہور بادشاہوں کے پاس سفیر بھیجے. ان کو اسلام لانے کی ہدایت فرمائی.

اب اُن کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱-حبشہ کا بادشاہ اصحمہ نجاشی تھا، وہ نبی کریم ﷺ کے خط پر مسلمان ہو گیا.

۲-بحرین کا بادشاہ مُنذر تھا، مسلمان ہوا، اس کی بہت سی رعایا بھی مسلمان ہو گئی.

۳-عُمان کا بادشاہ جیفر تھا، وہ اور اس کا بھائی مسلمان ہوئے.

۴-خسرو ایران کا بادشاہ تھا.اس نے نبی کریم ﷺ کا مراسلہ چاک کر دیا اور یمن کے حاکم کو لکھا کہ نبی کریم ﷺ کو قید کر کے بھیج دے.حاکم کا نام باذان تھا.اس نے نبی کریم ﷺ کے ٹھیک ٹھیک حال معلوم کئے اور مسلمان ہو گیا.ملک بھی مسلمان ہو گیا.

۵- اسکندریہ کا بادشاہ مقوقش تھا.مسلمان نہ ہوا. نبی کریم ﷺ کے لئے قیمتی قیمتی تحفے بھیجے.

۶ - ملک شام کا حاکم حارث تھا،اسلام نہ لایا.

۷- ملک یمامہ کا حاکم ہوذہ تھا،اسلام نہ لایا.

۸- روم کا قیصر ہرقل تھا، اس نے پہلے تو نبی کریم ﷺ کے حالات معلوم کئے پھر اپنے درباریوں سے کہا کہ مسلمان ہو جانا چاہئے.پھر جب اس نے دیکھا کہ سردار لوگ نہیں مانتے اور سارا دربار بگڑ جانے کو تیار ہے تو ڈر گیا کہ میرا تخت بھی نہ جاتا رہے،اس لئے مسلمان نہ ہوا.

قیصر نے نبی کریم ﷺ کے اس طرح حالات دریافت کئے

تھے، حکم دیا کہ جو کوئی شخص مکہ سے آیا ہوا شام میں ملے اسے دربار میں حاضر کیا جائے.

تلاش کرنے والوں کو ابوسفیان اُموی ملا. اس کے ساتھ کچھ اور آدمی بھی تھے. یہ نبی کریم ﷺ سے کئی لڑائیاں بھی لڑ چکا تھا اور اُن دنوں میں بھی وہ نبی کریم ﷺ کا سخت دشمن تھا.

ابوسفیان کا بیان ہے کہ اُسے شہر ایلیا میں لے گئے. دربار سرداروں سے بھرا ہوا تھا، اور ہرقل تاج پہنے بیٹھا تھا. ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا پوچھو کہ تم میں سے کون شخص قریبی ہے اس شخص کا، جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے؟

ابوسفیان: میں قریبی ہوں.

قیصر: کیا قرابت ہے؟

ابوسفیان: وہ میرا چچیرا بھائی ہے. یہ اس لئے کہا کہ قافلہ میں میرے سوا اور کوئی عبد مناف کی نسل سے نہ تھا.

قیصر: اسے آگے لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے مونڈھے

کے برابر کھڑا کردو، میں اس سے کچھ باتیں پوچھوں گا.ساتھیوں کو سمجھادو کہ اگر یہ جھوٹ بولے تو بتلادیں.

ابوسفیان کہتا ہے کہ مجھے شرم آئی کہ میرے ساتھی مجھے جھٹلائیں گے.نہیں تو میں بہت باتیں بناتا.

قیصر:اس کا نسب کیسا ہے؟

ابوسفیان: وہ عالی نسب ہے.

قیصر: کسی اور نے بھی پہلے ایسا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان: نہیں.

قیصر:اس شخص کو کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت بھی دی گئی ہے؟

ابوسفیان: نہیں.

قیصر: سردار لوگ اس کا مذہب مان رہے ہیں یا غریب لوگ؟

ابوسفیان: غریب لوگ.

قیصر: وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟

ابوسفیان: بڑھ رہے ہیں.

قیصر: کوئی شخص بیزار ہو کر اس کے دین کو چھوڑ بھی دیتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں.

قیصر: وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں. ہاں اب ہمارا عہد ہوا ہے اور ڈر ہے کہ وہ توڑ دے گا. ابوسفیان کہتا ہے کہ میں اتنی بات سے زیادہ کوئی بات ایسی نہ کہہ سکا کہ جس سے نبی کریم ﷺ کی کمی نکلتی اور میرے ساتھی مجھے جھٹلاتے.

قیصر: کبھی تمہاری اس کی جنگ ہوئی؟

ابوسفیان: ہاں.

قیصر: پھر کیا رہا؟

ابوسفیان: کبھی وہ جیتا اور کبھی ہم.

قیصر: اس کی تعلیم کیا ہے؟

ابوسفیان: وہ کہتا ہے: اکیلے اللہ کی عبادت کرو. کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ. باپ دادا کے ٹھاکروں، بتوں کی پوجا نہ کرو. نماز

پڑھو. صدقہ دو. پرہیزگار رہو. عہد پورا کرو. امانتیں ادا کرو.

قیصر نے ترجمان سے کہا: اسے بتلا دو.

تو کہتا ہے کہ وہ عالی نسب ہے، بے شک نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں.

تو کہتا ہے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا. اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ وہ اسی کی پیروی کرتا ہے.

تو کہتا ہے کہ دعویٰ سے پہلے کوئی بھی اسے جھوٹا ہونے کی تہمت نہ دیتا تھا، تو اب یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جس شخص نے کبھی انسان پر جھوٹ نہیں باندھا وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے لگے.

تو کہتا ہے کہ اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ نہ تھا. اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ اس بہانے سے باپ دادا کا ملک چاہتا ہے.

تو کہتا ہے کہ اس کے مذہب میں غریب مسکین داخل ہو رہے ہیں. بے شک یہی لوگ پہلے پہل نبیوں کو ماننے والے ہوتے ہیں.

تو کہتا ہے کہ مسلمان بڑھ رہے ہیں. بے شک ایمان کی یہی

تأ ثیر ہے کہ وہ بڑھتا رہتا ہے جب تک وہ پورا کمال حاصل نہ کر لے.

تو کہتا ہے کہ اس کے دین سے کوئی بیزار نہیں ہوتا. بے شک ایمان کی یہی حالت ہے کہ جب دل کے اندر جا پہنچتا ہے تو پھر دل سے جدا نہیں ہوتا.

تو کہتا ہے کہ وہ کبھی عہد نہیں توڑتا. بے شک نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں.

تو کہتا ہے کہ ہم میں جنگیں ہوئی ہیں. ایک دفعہ وہ غالب رہا ایک دفعہ تم. ہاں نبیوں کی بھی آزمائش ہوتی ہے. مگر آخر نبی کی فتح ہوتی ہے.

تو کہتا ہے کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کرنے کو اور شرک نہ کرنے کو کہتا ہے. وہ باپ داداؤں کے جھوٹے معبودوں سے روکتا ہے. نماز، سچائی، پرہیز گاری، ایفائے عہد، ادائیگی امانت کا حکم دیتا ہے. بے شک نبی کے یہی طریقے ہوتے ہیں.

قیصر نے پھر کہا: میں جانتا تھا کہ ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے، مگر یہ گمان نہ تھا کہ وہ ملک عرب میں ہوگا.

دیکھ! اگر تیرے جواب سچّے ہیں، تو وہ اِس جگہ کا بھی مالک بن جائے گا جہاں میں بیٹھا ہوا ہوں.

کاش میں اس تک پہنچ سکتا. کاش میں اس کے پاؤں دھویا کرتا.

۶ھ کے بعد اور بھی بہت سے نامی نامی رئیس مسلمان ہوئے تھے. ان لوگوں نے پہلے اسلام کی بابت سُنا. پھر خود بھی تحقیق کی اور جب سچائی کا پتہ لگ گیا تب مسلمان ہوئے. مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں:

۱- ثمامہ والیِ نجد: ۷ھ میں مسلمان ہوا.

۲- جبلہ شاہ غشان: ۷ھ میں مسلمان ہوا.

۳- فروہ بن عمر خزائی: قیصر کی طرف سے ملک شام کا گورنر تھا ۷ھ میں مسلمان ہوا.

جب قیصر نے سنا کہ وہ مسلمان ہو گیا، تو وہ فروہ کو بلایا اور حکم

دیا کہ اسلام چھوڑ دے اس نے نہ مانا. قیصر نے قید کر دیا، پھر بھی وہ پکّارہا. تب پھانسی پر چڑھادیا. وہ پھانسی پر چڑھتا ہوا بھی شکر کرتا تھا کہ اسلام پر مرتا ہوں.

۴، ۵، ۶ - خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مکہ کے مشہور سردار تھے، خود مدینہ پہنچے اور ۸ھ مسلمان ہوئے.

۷- مشہور دشمنِ اسلام ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بڑا بہادر نامی سردار تھا، ۸ھ میں مسلمان ہوا.

۸- عدی اپنے علاقہ کا رئیس تھا، مشہور سخی حاتم طائی کا بیٹا تھا، بڑا بہادر تھا ۹ھ میں مسلمان ہوا.

۹- اکیدر دومۃ الجندل کا والی تھا، ۹ھ میں مسلمان ہوا.

۱۰- ذی الکلاع، یہ طائف اور کچھ حصہ یمن اور قبائل حمیر کا بادشاہ تھا. خدا کہلایا کرتا، سجدے کرایا کرتا. جب مسلمان ہوا تو سلطنت چھوڑ کر غریبانہ رہا کرتا. ۹ھ میں مسلمان ہوا.

قبائل کا مسلمان ہونا:

بادشاہوں، حکمرانوں کے سوا عرب کے بڑے بڑے قبیلے جو اسلام کی ہدایت سے دل کے شوق اور محبت سے مسلمان ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی زیارت کو دُور دُور سے مدینہ آئے وہ بھی بہت ہیں۔ ان کے حالات کو کتاب رحمۃ للعالمین میں پڑھنا چاہیئے.

۸ ھ یا ۲۰ نبوت:

مکہ جہاں سے کافروں نے نبی کریم ﷺ کو نکالا تھا. جہاں کسی غریب مسلمان کا زندہ رہنا مشکل تھا. جہاں اسلام کی بات کرنا بھی کسی کو آسان نہ تھا. اِس سال فتح ہوگیا. کعبہ جہاں ۳۶۰ / بُت رکھے تھے بتوں سے پاک ہوا اور جس کام کے لئے یہ مسجد چار ہزار سال پہلے بنائی گئی تھی یعنی صرف ایک اللہ کی عبادت، اب وہی اس میں جاری ہوئی.

۹ھ یا ۲۱ نبوت:

۱-اس سال حج فرض ہوا. نبی کریم ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاجیوں کے قافلے کا امیر بنایا اور کئی سو مسلمانوں نے حج ادا کیا.

۲-علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے میدانِ حج میں نبی کریم ﷺ کے حکم سے اعلان کیا کہ اب آگے کو کوئی مشرک خانۂ کعبہ کے اندر داخل نہ ہوگا. کوئی عورت یا مرد ننگا ہو کر کعبہ کا طواف نہ کر سکے گا. جن لوگوں نے عہد شکنی کی ہے ان کے ساتھ کوئی عہد باقی نہ سمجھا جائے گا.

غزوات:

نبی کریم ﷺ جب مدینہ آ بسے تھے، تب دشمنوں نے فوجیں اکٹھی کیں اور کئی دفعہ مسلمانوں پر چڑھ چڑھ کر گئے، چار برس تک مسلمانوں نے صبر کیا. پھر انہوں نے بھی کئی دفعہ آگے بڑھ کر دشمن کی حملہ آور فوجوں کو تتر بتر کیا. یہ جھگڑے ۲ھ سے شروع ہوئے اور ۹ھ تک سات سال رہے. مشہور غزوات یہ ہیں:

۱-بدر ۲ھ

۲-اُحد ۳ھ

۳-خندق ۵ھ

۴-خیبر ۵ھ

۵-مکہ ۸ھ

۶-حُنین ۸ھ

۷-تبوک ۹ھ.

۱۰ھ یا ۲۲ نبوت:

نبی کریم ﷺ نے حج کیا. ایک لاکھ چوالیس ہزار مسلمان شاملِ حج تھے. نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر اسلام کے سارے اُصول سمجھائے. جاہلیت کی رسموں، شرک کی باتوں کا ملیا میٹ کیا. اُمّت کو الوداع کہا.

۱۱ھ:

نبی کریم ﷺ نے ۲۳/ برس ۵/ دن تک اللہ تعالیٰ کے حکم بندوں کو پہنچا کر اللہ کا سچّا، سیدھا راستہ دِکھا کر ۶۳/ برس ۵/ دن کی

عمر میں ۱۳/ ربیع الأوّل کو دوشنبہ کے دن دنیا سے کوچ فرمایا. اِنّا للہ واِنا اِلیہ راجعون.

خطبہ:

وفات سے ایک مہینہ پہلے سب کو بلا کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو سلامتی سے رکھے. تمہاری حفاظت فرمائے. تمہیں بچائے، تمہاری مدد کرے. تم کو بلند کرے. ہدایت اور توفیق دے، اپنی پناہ میں رکھے، آفتوں سے بچائے، تمہارے دین کو تمہارے لئے محفوظ بنائے.

میں تم کو تقویٰ اور اللہ سے ڈرنے کی وصیّت کرتا ہوں. تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں.

امید ہے کہ تم بھی لوگوں کو اس سے ڈراؤ گے. تم کو چاہیئے کہ کہ اللہ بندوں اور بستیوں میں سرکشی، تکبر اور بڑھ کر چلنے کو نہ پھیلنے دو. آخرت کا گھر انہی کے لئے ہے جو دنیا میں بڑھ کر نہیں چلتے اور فساد نہیں کرتے. اچھی عاقبت صرف متقین کی ہے. فرمایا: جو بڑی

بڑی حکومتیں تم کو ملیں گی میں ان کو دیکھ رہا ہوں. مجھے ڈر نہیں رہا کہ تم مشرک بن جاؤ گے، لیکن ڈر یہ ہے کہ دنیا کی رغبت اور فتنہ میں پڑ کر کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ جیسے پہلی امّتیں ہلاک ہو گئیں''.

انتقال سے کچھ دن پہلے پھر سب مسلمانوں کو بلایا. انصار ومہاجرین کی بابت ہدایتیں اور نصیحتیں فرمائیں.

پھر فرمایا کہ ''اگر کسی شخص کا حق مجھ پر ہو تو بتا دے'' ایک نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مسکین کو مجھ سے تین درہم دلائے تھے، وہ نہیں ملے. یہ درہم نبی کریم ﷺ نے اسی وقت ادا کر دیئے. پھر بہت لوگوں کے حق میں دعائیں کیں.

بیماری کے دنوں میں فرمایا: ''لوگو! لونڈی، غلاموں کی بابت اللہ کو یاد رکھو. ان کو خوب پہناؤ، خوب کھلاؤ، ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی سے بات کرو.

نزاع کی حالت میں فرمایا: ''نماز، نماز. لونڈی غلام کے حقوق. آخری لفظ جو آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا کر فرمائے یہ تھے: اللہ برتریں رفیق.

کنبہ کے حالات

نبی کریم ﷺ کے چچا ۹ ر تھے. ان میں حمزہ رضی اللہ عنہ (۱) اور عباس رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے. ابو طالب (۲) نبی کریم ﷺ کے فدائی اور ناصر تھے. ۶ ر پھوپھیاں جس میں سے صفیہ رضی اللہ عنہا (۳) مسلمان ہوئیں.

غلام ۱۲ ر سب کو آزاد فرما دیا تھا.

لونڈیاں تین: ان میں ایک اُمّ ایمن تھی، جس نے نبی کریم ﷺ کو گود کھلایا تھا. نبی کریم ﷺ ان کی بہت عزت کرتے تھے.

بیٹے تین: قاسم (۴)، عبداللہ (۵)، ابراہیم. سب بچپن ہی میں فوت ہو گئے.

بیٹیاں چار: ۱- زینب رضی اللہ عنہا ان کے شوہر ابوالعاص بن ربیع

---

(۱) ان کا لقب اسد اللہ و رسولہ اور سیّد الشہداء ہے.

(۲) علی مرتضٰی کے والد ہیں.

(۳) زبیر بن العوام کی ماں.

(۴) ان ہی کے نام پر نبی کریم ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے.

(۵) ان کا لقب طیب و طاہر ہے..

تھے. ۲، ۳- رقیہ رضی اللہ عنہا اور اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا ان دونوں کے شوہر عثمان (۱) غنی تھے (اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح رقیہ کی وفات کے بعد ہوا تھا) ۴- فاطمہ (۲) ان کے شوہر علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ تھے. امام حسن (۳) وامام حسین رضی اللہ عنہما ان ہی کے بطن سے ہیں.

بیویاں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک بیوی کا لقب اللہ کے حکم سے اُمّ المؤمنین (مومنوں کی ماں) ہے. ہر ایک کا مختصر حال لکھا جاتا ہے:

۱- اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ہیں. نبی کریم کی دیانت، کمال اور

(۱) عثمان رضی اللہ عنہ کو اسی لئے ذوالنورین کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں ان کے نکاح میں آئیں.

(۲) بتول لقب. زہرا علم، سیّدۃ النساء خطاب. ان کو اپنی بہنوں پر اس لئے فضیلت ہے کہ ان ہی کی نسل دنیا میں باقی رہی.

(۳) امام حسن نصف رمضان ۳ھ امام حسین ۵ر شعبان ۴ھ کو پیدا ہوئے. علیہما السلام علیٰ آبائہما الکرام.

برکت کو دیکھ کر انہوں نے شادی کی درخواست خود کی تھی. ابراہیم کے سوا نبی کریم ﷺ کی کل اولاد ان ہی سے ہے. ان کی سچائی اور غمگساری کو نبی کریم ﷺ ان کی وفات کے بعد بھی ہمیشہ یاد فرماتے رہے.

۲- اُمّ المومنین سودہ رضی اللہ عنہا:

یہ اپنے شوہر سکران کے ساتھ مسلمان ہوئی تھیں. ان کی ماں بھی مسلمان ہوگئی تھی، پھر تینوں ہجرت کر کے حبش چلے گئے تھے، وہاں ان کے شوہر انتقال کر گئے. نبی کریم ﷺ نے ان سے اپنا نکاح ۱۰ھ نبوت میں (سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات پر) کرلیا.

۳- اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں. ابوبکر صدیق نے دل وجان، زر و مال سے نبی کریم ﷺ اور اسلام کی خدمتیں ایسی کیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''سب کی خدمتوں کا بدلہ دے چکا

ہوں، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمتوں کا صلہ اللہ ہی دے گا.

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی نبی کریم ﷺ کو دینی چاہی اور کہا کہ میری زندگی بھر کی تین آرزوئیں ہیں اور ایک یہ کہ میری بیٹی نبی کریم ﷺ کے گھر میں ہو. نبی کریم ﷺ نے اپنے یارِ غار کی عرض کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے منظور کرلیا. عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ ھ کو نبی کریم ﷺ گھر میں آئیں. جیسی باپ نے اسلام کو بڑی بڑی خدمتیں کی تھیں. بیٹی بھی ایسی ہی عالمہ وفاضلہ ہوئیں کے بڑے بڑے صحابہؓ کرام علم کی مشکل باتیں ان سے پوچھا کرتے تھے. دوہزار دوسودس حدیثوں کی روایت ان سے ہے.

۴۔ اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا:

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں. اپنے پہلے شوہر کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور پھر ہجرتِ مدینہ. ان کے شوہر غزوۂ اُحد میں زخمی ہوگئے اور انہی زخموں سے فوت ہوگئے تھے. نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے ۳ ھ میں شادی کرلی. یہ اللہ کی بندی عبادت

گزار بھی حد درجہ تھیں.

۵- اُمّ المؤمنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

ان کا پہلا نکاح طفیل بن حارث سے. پھر عبیدہ بن حارث سے ہوا تھا. یہ دونوں نبی کریم ﷺ کے حقیقی چچیرے بھائی تھے. تیسرا نکاح عبداللہ بن جحش سے ہوا تھا. یہ نبی کریم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے. وہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے. نبی کریم ﷺ نے ان سے ۳ھ میں نکاح کرلیا. وہ نکاح کے بعد صرف تین مہینے زندہ رہیں. یہ بی بی غریبوں کی اتنی مدد اور پرورش کیا کرتی تھیں کہ ان کا لقب اُمّ المساکین پڑ گیا تھا.

۶- اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا:

ان کا پہلا نکاح ابوسلمہ عبد بن الأسد سے ہوا تھا جو نبی کریم ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے اور دودھ کے بھائی تھے. انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ ہجرتِ حبش کی تھی اور پھر ہجرتِ مدینہ، مکہ سے مدینہ

تک تنہا سفر کیا تھا. ابوسلمہ نے جنگِ اُحد کے زخموں سے وفات پائی تھی، چار بچے یتیم چھوڑے. نبی کریم ﷺ نے بے کس بچوں اور ان کی حالت پر رحم کھا کر اُن سے ۳ھ میں نکاح کر لیا.

۷- اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

یہ نبی کریم ﷺ کی سگی پھوپھی کی بیٹی ہیں. نبی کریم ﷺ نے ان کا نکاح کوشش کر کے اپنے آزاد کئے ہوئے غلام زید رضی اللہ عنہ سے کرا دیا تھا. لیکن شوہر کی زینب کے ساتھ نہ بنی اور بیوی کو چھوڑ دیا. اگر چہ نبی کریم ﷺ نے زید کو سمجھایا بھی بہت کہ بیوی کو نہ چھوڑے. زینب کی اس مصیبت اور ذلّت کا بدلہ اللہ نے یہ دیا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح ۵ھ میں کرا دیا.

اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن یکا یک زینب کو دیکھ لیا تھا اس لئے منہ بولے بیٹے سے چھڑوا کر اپنا نکاح ان سے کیا. یہ لوگ تین باتیں بھول جاتے ہیں.

۱- زینب رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سگی پھوپھی کی بیٹی ہیں. آنکھوں کے سامنے پلی اور بڑھی ان کی شکل وصورت کی بات نبی کریم ﷺ سے کچھ بھی چھپی نہ تھی.

۲- ان کا پہلا نکاح زید کے ساتھ خود نبی کریم ﷺ نے بڑی سعی سے کرایا تھا.

۳- اسلام متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنانے کو باطل ٹھہراتا ہے.

۸- اُمّ المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا:

لڑائی میں پکڑی گئی تھیں اور ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں. وہ ۲۰ رسالہ جوان تھے، مگر انہوں نے کچھ روپیہ ان کا لگا دیا (مکاتب کر دیا) جس کے ادا کرنے سے وہ چھوٹ جاتی. جویریہ چندہ مانگنے کے لئے نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہو چکی ہوں. نبی کریم ﷺ نے اس کا سارا روپیہ ادا کر دیا (آزاد ہو گئی) پھر فرمایا بہتر یہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ نکاح

کرلوں (یہ اس خیال سے فرمایا کہ اگر اور اسیر آئے انہوں نے بھی چندہ مانگا تو کیا کیا جائے گا) جب لشکر نے یہ سُنا کہ یہ قیدی اب نبی کریم ﷺ کے رشتہ دار بن گئے تو انہوں نے سب قیدیوں کو چھوڑ دیا.اس چھوٹی سی تدبیر سے نبی کریم ﷺ نے ایک سو سے زیادہ انسانوں کولونڈی وغلام بنائے جانے سے بچا دیا. یہ نکاح ۵ھ میں ہوا.

۹-اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا:

ابوسفیان اموی کی بیٹی ہیں، جن دنوں ان کا باپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ لڑائی کررہا تھا یہ مسلمان ہوئی تھیں.اسلام کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھائیں. پھر شوہر کو لے کر حبش کی طرف ہجرت کی، وہاں جا کر اُن کا شوہر مُرتد ہوگیا.ایسی سچّی اور ایمان میں پکّی بی بی کے لئے یہ کتنی بڑی مصیبت تھی کہ اسلام کے واسطے باپ، بھائی، خاندان، قبیلہ اور اپنا ملک وطن چھوڑا تھا. پردیس میں خاوند کا

سہارا تھا، اس کے بے دینی سے وہ بھی جاتا رہا. نبی کریم ﷺ نے ایسی صابرہ کے ساتھ ۵ھ میں خود نکاح کرلیا. یہ نکاح حبش ہی میں پڑھایا گیا تا کہ اُمّ حبیبہ کی مصیبتوں کا جلد خاتمہ ہو جائے.

۱۰- اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا:

ان کے دو نکاح ہو چکے تھے. ان کی ایک بہن عباس رضی اللہ عنہ کے، ایک بہن حمزہ کے، ایک بہن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں. ایک بہن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ماں تھی. نبی کریم ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ان کی بابت کہا اور نبی کریم ﷺ نے چچا کے کہنے پر ۷ھ میں ان سے نکاح کرلیا.

یہ سب نکاح اس آیت سے پہلے ہو چکے تھے، جس میں ایک مسلمان کے واسطے بیویوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ (بشرطِ عدل) چار تک مقرر کی گئی ہیں.

خُلقِ محمدی ﷺ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے نبی بنایا ہے کہ میں پاکیزہ اخلاق اور نیک اعمال کی تکمیل کروں.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا: نبی کریم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ فرمایا: قرآن مجید اُن کا خلق ہے. مطلب یہ ہے کہ درخت پھل سے اور انسان اپنی تعلیم سے پہچانا جاتا ہے. تم قرآن مجید سے نبی کریم ﷺ کی شناخت کرو.

قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ کو رحمۃ للعالمین کہا ہے اور زمانہ کی سچّی تاریخ بتلاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا وجود بالکل رحمت تھا.

ایک حدیث سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق یہ معلوم ہوتے ہیں: نبی کریم ﷺ شاہد خلق ہیں. حکم ماننے والوں کو خوشخبری سناتے اور نافرمانوں کو ڈراتے ہیں. انجانوں کی پناہ، اللہ کے بندے اور رسول سب کام کو اللہ پر چھوڑ دینے والے. نہ عادت کے سخت اور نہ

بول چال میں کرخت چیخ کرنہیں بولتے. بدی کا بدلہ ویسا ہی نہیں دیتے. ان کا کام قوم اور مذہب کجی ہائے کو درست کر دینا ہے اور ایک اللہ کی وحدانیت کو قائم کر دینا. ان کی تعلیم اندھوں کو آنکھیں، بہرہ کو کان دیتی ہے اور غافل دلوں سے پردہ اُٹھا دیتی ہے. ہر ایک خوبی سے آراستہ، ہر خلق کریم سے عطا یافتہ. سکینہ ان کا لباس ہے. نکوئی اُن کا شعار ہے. ان کا ضمیر (پاک دل) تقویٰ ہے. ان کا کلام حکمت ہے. صدق و وفا ان کی طبیعت ہے. عفو و احسان ان کی عادت ہے، عدل ان کی سیرت ہے. سچّائی ان کی شریعت ہے اور ہدایت ان کی راہنما ہے. ملّت ان کا اسلام ہے اور احمد ﷺ ان کا نام ہے.

وہ ضلالت کے بعد ہدایت دینے والے اور جہالت کے بعد علوم سکھانے والے ہیں. گمناموں کو رفعت دینے والے مجہولوں کو نامور کر دینے والے. قلت کو کثرت اور تنگدستی کو غنا سے بدل دینے والے ہیں. اللہ نے ان کے ذریعے سے اختلاف کے بجائے اتفاق بخشی. پھٹے ہوئے دلوں کو الفت عطا فرمائی. گونا گوں خواہشوں اور

بوقلموں کو وحدت ارزانی فرمائی. ان کی اُمّت بہترین اُمت ہے. اس کا کام لوگوں کو ہدایت کرنا ہے.

صبر و حلم:

۱- طائف والوں نے نبی کریم ﷺ کو پتھر پر پتھر مار کر زخمی اور بے ہوش کر دیا تھا. فرشتہ نے آ کر کہا حکم ہو تو یہ بستی اُلٹ دوں. فرمایا: نہیں نہیں اگر یہ مسلمان نہیں ہوتے تو امید ہے کہ ان کی اولاد مسلمان ہو جائے گی.

۲- ایک یہودی کا قرض دینا تھا، وعدہ کے دن باقی تھے، اس نے راہ چلتے نبی کریم ﷺ کا گریبان آ کر پکڑ لیا کہ میرا قرض ادا کردو. فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ گستاخ قتل ہونا چاہئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم مجھے خوبصورتی سے ادا کرنے کو کہو، اور اسے تقاضے کا اچھا ڈھب بتلاؤ، پھر اس سے ہنس کر فرمایا: ابھی تو وعدے کے دن باقی ہیں.

۳-ایک گنوار نے پیچھے سے آ کر زور سے نبی کریم ﷺ کی چادر کھینچی. گردن سرخ ہوگئی. نبی کریم ﷺ نے لوٹ کر دیکھا تو وہ بولا کہ میری مدد کرو، میں غریب ہوں. فرمایا: ایک اونٹ جَو کا، ایک کھجور کا دلا دو.

ادب اور تواضع:

۱-لوگوں کے اندر پاؤں پھیلا کر کبھی نہ بیٹھے.

۲-اپنی تعظیم کے لئے مسلمانوں کو کھڑے ہونے سے روکا کرتے.

۳-دست مبارک کو کوئی شخص پکڑ لیتا تو آپ ﷺ اس سے کبھی نہ چھڑاتے.

۴-کسی کی بات نہ کاٹتے.

۵-سوار ہو کر پیدل کو ساتھ لیتے، یا تو سوار کرا لیتے یا واپس کر دیتے. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ خچر پر

بلا پلان کے سوار تھے. میں مل گیا.فرمایا: سوار ہو جاؤ. میں نبی کریم ﷺ کو پکڑ کر چڑھنے لگا، آپ تو نہ چڑھ سکا، ہاں نبی کریم ﷺ کو گرادیا. نبی کریم ﷺ نے سوار ہو کر دوبارہ فرمایا: میں پھر نہ چڑھ سکا اور نبی کریم ﷺ کو گرادیا. تیسری بار نبی کریم ﷺ نے سوار ہو کر فرمایا: سوار ہو جاؤ. میں نے کہا مجھ سے تو چڑھا نہیں جاتا، نبی کریم کو کہاں تک گراؤں گا.

جود وسخاوت:

سوالی کو کبھی رد نہ فرماتے. زبان پر انکار نہ لاتے. اگر کچھ بھی دینے کو نہ ہوتا تو سوالی سے عذر کرتے جیسے کوئی معافی مانگتا ہے.

ا- ایک نے آکر سوال کیا. فرمایا: میرے پاس تو ہے نہیں. تم بازار سے میرے نام پر قرض لے لو. عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ تکلیف نہیں دی. نبی کریم ﷺ چپ کر گئے. ایک نے پاس سے کہہ دیا کہ اللہ کی راہ میں دینا ہی اچھا ہے. اس پر نبی کریم ﷺ خوش ہو گئے.

شرم وحیا:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پردہ نشین لڑکی سے بڑھ کر حیا تھی.

۱- اپنے کام میں اپنی جان پر تکلیف اُٹھا لیتے، مگر دوسرے کو شرم کی وجہ سے نہ فرماتے.

۲- کسی کو کوئی کام کرتے دیکھ لیتے جو پسند نہ ہوتا تو اس کام کا نام لے کر کچھ نہ فرماتے عام طور پر لوگوں کو اس کام سے روک دیا کرتے.

مہربانی اور محبت:

۱- نفلی عبادت چھپ کر کیا کرتے کہ اُمّت پر اتنی عبادت کا کرنا مشکل نہ بنے.

۲- ہر کام میں آسان صورت کو پسند فرماتے.

۳- فرمایا: میرے سامنے کسی کی چغلی نہ کرو. میں نہیں چاہتا

کہ کسی کی طرف سے میری صاف دلی میں فرق آ جائے.

۴- وعظ اور نصیحت کبھی کبھی کیا کرتے، تا کہ لوگ اُکتا نہ جائیں.

۵- بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ ساری ساری رات اُمّت کے لئے دعا کیا کرتے اور زار زار روتے.

صلہ رحم:

۱- فرمایا: میرے دوست تو ایمان والے ہیں، لیکن صلہ رحم سب کے ساتھ ہے.

۲- ایک جنگ میں ایک عورت پکڑی آئی. اس نے کہا کہ میں آپ کی دایہ کی بیٹی ہوں. نبی کریم ﷺ نے چادر اپنے اوپر اُتار کر اس کے لئے بچھا دی.

۳- مکہ والوں نے نبی کریم ﷺ کو اور مسلمانوں کو سیکڑوں دُکھ رنج دے دے کر وطن سے نکالا تھا. بیسیوں سچّے مسلمانوں کو قتل کیا تھا کہ کیوں یہ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں. جب مکہ فتح ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے سب کو بلا کر کہہ دیا کہ تمہارے سب قصور معاف

کئے جاتے ہیں.

عدل واعتدال:

۱- جو جھگڑا دو شخصوں میں ہوتا، اس میں عدل فرماتے. اگر کسی کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ کوئی معاملہ ہوتا تو وہاں رحم فرماتے.

۲- مکہ میں ایک عورت کا نام فاطمہ تھا، اس نے چوری کی. فرمایا: کیا تم تعزیراتِ الٰہی میں سفارش کرتے ہو. سنو! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں تعزیر ہی دیتا.

۳- اعتدال کی بابت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''خَیْرُ الأمُوْرِ أوْسَطُهَا ''اس سے ہر ایک بات میں درمیانہ پن رکھنے کی ہدایت ملتی ہے.

صدق وامانت:

۱- جانی دشمن بھی نبی کریم ﷺ کی سچائی اور امانت کا اقرار کرتے.

۲- بچپن ہی سے سارا ملک نبی کریم ﷺ کو صادق (سچّا) اور

اَمین کہہ کر پکارا کرتا تھا.

۳- ایک دن ابو جہل نے کہا: اے محمد (ﷺ) میں تجھے جھوٹا نہیں سمجھتا، لیکن تیرے دین پر میرا دل ہی نہیں جمتا.

۴- جس رات نبی کریم ﷺ گھر سے مدینہ کے لئے نکلے تھے. دشمنوں نے اس رات نبی کریم ﷺ کے قتل کا سامان پورا بنایا تھا. مگر نبی کریم ﷺ نے پیارے بھائی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اس لئے مکہ میں پیچھے چھوڑا تھا کہ جو امانتیں لوگوں کی میرے پاس ہیں وہ دے کر آنا.

عفت و عصمت:

۱- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مکہ میں لوگ کہانیاں کہا کرتے تھے، مجھے بھی سننے کا شوق ہوا. اس وقت عمر دس برس سے کم تھی. میں اس ارادہ سے چلا. راستہ میں آرام کے لئے ذرا بیٹھ گیا. وہیں نیند آ گئی. جب سورج نکلا، تب آنکھ کھلی.

۲- اسی عمر کا ذکر ہے. کسی کے ہاں بیاہ تھا، عورتیں گا رہی

تھیں.دف بجتی تھی.میں سننے کے لئے چلا، چلتے چلتے نیند نے غلبہ کیا.سو گیا.دن نکلتے اُٹھا-ان دونوں باتوں کے سوا کبھی کسی مکروہ کام کا میں نے ارادہ بھی نہیں کیا.

زہد:

ا- نبی کریم ﷺ کی دعا تھی کہ الٰہی ایک دن بھوکا رہوں، ایک دن کھانے کو ملے.بھوک میں تیرے سامنے گڑگڑایا کروں، کھا کر تیرا شکر کیا کروں.

۲-عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا کنبہ مہینہ دو مہینہ تک پانی اور کھجور پر گزران کرتا. چولہے میں آگ تک نہ جلائی جاتی.

۳-عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے گھر میں نبی کریم ﷺ کا بستر کھجور کے پٹھوں سے بھرا ہوا تھا.

۴-حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے گھر میں نبی کریم ﷺ کا بستر صرف ٹاٹ تھا.اسے دو تہ کر کے بچھا دیا جاتا.ایک دن ہم نے

چارتہہ کردیا.فرمایا: بستر نرم ہوگیا.پھرایسانہ کرو.

۵- ابن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی میں جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کرنہیں کھائی.

٦- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوآخری رات دنیامیں کاٹی،اس رات صدیقہ نے چراغ کے لئے تیل ایک پڑوسن سے اُدھارلیا تھا.

۷-وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ یہودی کے پاس تھی جواناج کے بدلہ گروی تھی.

۸- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا زہد خود فرماتے ایسی ہی نصیحت کنبہ والوں کوفرماتے. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ دکھائے،تنور کی آگ سے جھلسے ہوئے.چکّی پیسنے سے چھالے پڑے ہوئے اور ایک لونڈی مانگی. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو خوب یادکرو،دنیا کی تکلیفیں کیا ہیں.

۹-دعافرمایاکرتے:الٰہی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوصرف اتنادے جسے پیٹ میں ڈال لیں.

۱۰-زہد کی یہ سب صورتیں اختیار تھیں۔لا چاری کچھ نہ تھی۔

عبادت:

۱-نفلی نماز میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے۔ صحابہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ تو بخشے ہوئے ہیں پھر اتنی تکلیف کیوں فرماتے ہیں۔فرمایا: کیا اب میں اس کا شکر نہ کروں؟

۲-سجدہ میں اتنی اتنی دیر تک پڑے رہتے کہ دیکھنے والوں کو انتقال کر جانے کا وہم ہو جاتا۔

۳-مناجات کے وقت سینۂ مبارک دیگ کی طرح جوش مارتا ہوا معلوم ہوا کرتا۔

۴-آیتِ رحمت پڑھ کر دعا مانگتے اور آیتِ عذاب پڑھ کر کانپ اُٹھتے۔

۵-کئی کئی دن کا برابر روزہ رکھا کرتے۔اوروں کو ایسے روزہ سے منع کرتے۔

عام برتاؤ:

۱-سب سے ہنس مُکھ ہو کر ملتے.

۲-یتیموں کو پالتے. بیواؤں کی مدد کرتے.

۳-غریبوں مسکینوں سے پیار کرتے، ان میں جا کر بیٹھا کرتے.

۴-سفید زمین پر بیٹھ جاتے، اپنے لئے کوئی سامان امتیاز کا پسند نہ فرماتے.

۵-لونڈی غلام بھی بیمار ہو جاتے تو خود جا کر ان کی خبر لیتے.

۶-کوئی مسلمان مرجاتا، اس پر قرض ہوتا تو بیت المال سے اس کا قرض دفن کرنے سے پہلے ادا کرتے.

۷-کوئی مخلص مرتا تو اس کی تجہیز و تکفین میں خود شامل ہوتے.

۸-منافق لوگ سامنے آکر گستاخیاں کیا کرتے.

۹-ایک دفعہ نجران کے عیسائی آگئے. ان کو اجازت دے دی کہ مسجد نبوی میں اپنے طریقہ کی نماز پڑھ لیں.

۱۰-جنگل میں ایک بکری ذبح کرنے لگے، ایک بولا میں ذبح

اور صاف کر دوں گا.ایک بولا میں گوشت کاٹ دوں گا.ایک بولا میں پکا دوں گا. نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں لکڑیاں لے آؤں گا.عرض کی گئی ہم سب خدمت کو حاضر ہیں. نبی کریم کیوں تکلیف کریں.فرمایا: میں بھائیوں میں نکمّا رہنا نہیں چاہتا.

عفو ورحم:

۱- نبی کریم ﷺ کے پیارے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو وحشی نے مارا.ناک کان وغیرہ کاٹے، کلیجہ نکالا تھا.پھر بھی جب اس نے معافی کی بابت عرض کیا تو معاف کر دیا.

۲-ہبّار نے نبی کریم ﷺ کی بڑی بیٹی زینب کو نیزہ مارا وہ ہودج سے گر گئیں حمل جاتا رہا.وہی صدمہ ان کی موت کا سبب بنا. ہبّار نے سامنے آکر معافی مانگی، معاف فرما دیا.

۳-ایک دفعہ نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے سو گئے.تلوار ٹہنی سے لٹکا دی. ایک دشمن آیا.تلوار اُٹھالی اور نبی کریم ﷺ کو گستاخی سے جگایا اور پوچھا: اب کون تم کو بچائے گا؟ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: ''اللہ'' وہ شخص چکّر کھا کر گر پڑا۔تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی نبی کریم ﷺ نے تلوار اُٹھائی۔فرمایا: اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ وہ حیران ہو گیا۔فرمایا: جاؤ میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔

۴-فرمایا: جاہلیت کی جن باتوں پر قبیلے لڑا کرتے تھے۔میں سب باتوں کو مٹاتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان کے خون کا دعویٰ چھوڑتا ہوں اور جن لوگوں نے میرے چچا سے قرض لیا ہے اُن کا قرضہ بھی معاف کرتا ہوں۔

تعلیماتِ مصطفویہ ﷺ:

نبی کریم ﷺ کی پاک تعلیم، اعتقادات، عبادات، معاملات، مہلکات، منجیات، ریاضیات، احسانیات کے بارے میں بحر ناپید کنار ہے. نبی کریم ﷺ کی بزرگی اور اسلام کی برتری اسی تعلیم پر ہے. میرا مطلب اس چھوٹی سی کتاب میں اس ایک تعلیم کا نمونہ دکھلا دینا ہے.

تہذیبِ نفس (اپنے آپ کی درستی):

۱- دانا وہ ہے جو آپ اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اور کام وہ کرتا ہے جو مرنے کے پیچھے کام آئے. نادان وہ ہے جو نفس کا کہنا مانتا ہے اور اللہ پر امیدیں باندھتا ہے.

۲- پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے. پہلوان وہ ہے جو نفس کو اپنے بس میں کر لیتا ہے.

۳- قناعت وہ خزانہ ہے جو کبھی خالی نہیں ہوتا.

۴-غیر ضروری کام چھوڑ دینا عمدہ دین داری ہے.

۵-مشورہ بھی امانت ہے.جھوٹی صلاح دینا خیانت ہے.

۶-شر (بدی یا فساد) کو چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے.

۷-حیا سراپا خیر ہے (شرم وحیا میں نیکی ہی نیکی ہے).

۸-صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں جو ہر ایک کو میسر نہیں.

۹-گزران میں میانہ روی رکھنا نصف روزی ہے (سمجھ سمجھ کر خرچ کرنا آدھی کمائی کے برابر ہے).

۱۰-تدبیر جیسی کوئی دانائی نہیں.

۱۱-جو عہد کا پکّا نہیں، وہ دیندار نہیں.

۱۲-عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں.

۱۳-مرد کی خوبصورتی اس کی فصاحت ہے.

۱۴-جہالت سے بڑھ کر کوئی تنگی نہیں.

۱۵-جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں.

۱۶-اچھے خلق کے برابر محبت کی کوئی تدبیر نہیں.

۱۷-تواضع سے درجہ بلند ہوتا ہے.
۱۸-خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی.
۱۹-اپنے بھائی کو طعنہ نہ دو. ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی حال میں پھنس جاؤ.
۲۰-جس طرح سرکہ سے شہد خراب ہو جاتا ہے، اسی طرح بدخلقی سے ساری خوبیاں جاتی رہتی ہیں.

ماں باپ کی اطاعت:

۱-اللہ کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے. اللہ کا غضب باپ کے غضب میں ہے.
۲-سب عملوں سے بہتر نماز کا وقت پر پڑھنا ہے. پھر ماں باپ کی اطاعت.
۳-سب گناہوں سے بڑھ کر شرک ہے اور ماں باپ کی نافرمانی، پھر جھوٹی گواہی اور جھوٹ بولنا.

رشتہ داروں سے برتاؤ:

رحم (قرابت) رحمٰن سے نکلا ہے، جو قرابت کو قائم رکھتا ہے، اللہ اسے ملاتا ہے، جو اُسے چھوڑتا ہے، اللہ اس شخص کو چھوڑتا ہے.

لڑکیوں کا پالنا:

۱-اگر کسی کے تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ اللہ سے ڈر کر ان کی اچھی تربیت کرے، وہ بہشتی ہے (خواہ ایک ہو).

۲-لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے جو اس میں پورا اُترا وہ دوزخ سے بچا رہے گا.

یتیموں کا پالنا:

یتیم کی پرورش کرنے والا بہشت میں میرے ساتھ یوں رہے گا. جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں.

بادشاہ وقت کی اطاعت:

۱-بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے.

۲- اگر حبشی غلام بھی حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہے.

۳- سلطنت کفر سے نہیں جاتی، بلکہ ظلم سے جاتی ہے.

رحم دلی:

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا.

بھیک مانگنے کی بُرائی:

۱- جو کوئی لوگوں سے بھیک مانگتا ہے وہ اپنے لئے آگ اکٹھی کر رہا ہے. اب بہت اکٹھی کر لے یا تھوڑی.

۲- سب سے بُرا آدمی وہ ہے جو اللہ واسطے کہہ کر مانگتا ہے اور پھر بھی اسے کچھ نہیں ملتا. دیکھو اللہ کا واسطہ دے کر لوگوں سے مت مانگو. اللہ ہی سے مانگو.

باہمی برتاؤ:

۱- جو چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کی عزت نہیں کرتا، وہ ہم میں

سے نہیں.

۲-تم اہلِ زمین پر مہربانی کرو، اللہ آسمان پر مہربان ہوگا.

۳- ایک مومن دوسرے کے لئے آئینہ ہے. اگر کسی بھائی میں کوئی نقص دیکھو تو اسے بتلا دو.

۴- آپس کی محبت اور ہمدردی میں دیوار سے مثال سیکھو جس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوط بنا دیتی ہے.

۵- ہنس کر ملنا، نیک بات کہنا، بُری بات سے ہٹا دینا، بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا، تھوڑی نظر والے کو راستہ بتانا، راستہ میں کانٹا، پتھر، ہڈی ہٹا دینا. کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا. یہ سب کام صدقہ جیسے ہیں.

٦-سلام کرنا (غریبوں کو) کھانا کھلانا، رات کو چھُپ کر نماز پڑھنا اسلام کی اچھی نشانیاں ہیں.

۷-جس کا خلق اچھا ہے قیامت کے دن وہی مجھے پیارا اور میرے پاس ہوگا. جس کا خلق بُرا ہے میں اس سے بیزار اور دور رہوں گا.

جولوگ بے ہودہ بکتے، گپیں لگاتے، تکبر کرتے ہیں، میں ان سے بیزار ہوں.

٨- اچھی حالت میں رہنے کا نام تکبر نہیں، لوگوں کو حقیر جاننا، سچّائی کو رد کر دینے کا نام تکبر ہے.

٩-سب سے محبت رکھو اسی میں آدھی عقل ہے.

١٠- یہ مت کہو کہ اگر لوگ ہم سے اچھا برتاؤ کریں گے تو ہم بھی اچھا برتاؤ کریں گے، اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے. بلکہ ایسی عادت بناؤ کہ اگر لوگ تم سے اچھا برتاؤ کریں تو تم ان سے احسان کرو اور اگر وہ تم سے برائی کریں تو تم اُن پر ظلم نہ کرو.

علم کی بزرگی:

١- جو کوئی علم کی تلاش میں چلتا ہے، اسے بہشت کی راہ آسان ہو جاتی ہے.

٢-تم جب تک علم کی تلاش میں ہو، اللہ کی راہ میں ہو.

٣-علم کی تلاش پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہے.

۴-تحقیقات کا شوق آدھا علم ہے.
۵-عبادت کی بزرگی سے علم کی بزرگی بہتر ہے.
۶-حکمت ودانائی کو اپنی گم شدہ چیز سمجھو. جہاں مل جائے لے لو.
۷-جو کوئی علم کو چھپاتا ہے اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی.
۸-جہاں علم اور حلم اکٹھے ہوں، ان سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں ایک جگہ اکٹھی نہ ملیں گی.

لونڈی، غلام اور خادم سے سلوک:

۱-لونڈی، غلام تمہارے بھائی ہیں. اللہ نے ان کو تمہارا ماتحت بنا دیا ہے جس کے پاس لونڈی یا غلام ہو، وہ اسے برابر کا کھلائے، برابر کا پہنائے، طاقت سے بڑھ کر اس سے کام نہ لے. مشکل کام میں آپ اس کو مدد دے.
۲-لونڈی یا غلام کو آزاد کرنا اپنے آپ کو دوزخ سے چھڑا لینا ہے.
۳- ایک نے پوچھا: خدمت گار کو کہاں تک معاف کیا جائے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دن میں ستر دفعہ.

دعا

دعا بندہ کو اللہ سے ملاتی ہے. مصیبت میں دل کو تسکین دیتی ہے، فراغت کو دُور رکھتی ہے. نبی کریم ﷺ نے جو دعائیں ہم کو سکھلائیں ہیں، ان سے اسلام کی تعلیم بھی معلوم ہو جاتی ہے اور سیاہ دلوں کی زنگ بھی صاف ہو جاتی ہے جو دعائیں لکھی جاتی ہیں، بہتر ہے کہ ان کو حفظ کرلو اور اللہ سے اسی طرح دعا کیا کرو:

۱- میں زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے کی طرف یکسو ہو کر اپنا منہ کرتا ہوں. میں اس کے برابر کا کسی کو نہیں سمجھتا. میری بدنی عبادتیں اور مالی صدقے. میرا جینا، میرا مرنا جہاں کے مالک پروردگار کے لئے ہے. بے شک مجھے حکم ہے کہ میں کسی کو پروردگار کے برابر کا نہ سمجھوں اور اپنے سر کو اسی کی درگاہ پر رکھوں. اے اللہ، اے بادشاہوں کے بادشاہ، پالن ہار! تیرے سوا کوئی بھی نہیں جس کی بندگی کی جائے. میں تیرا بندہ ہوں اپنی جان پر ظلم کر چکا ہوں، اب اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہوں کو معاف

کردے. کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا.

اے مالک! مجھے اچھے سبھاؤ اور نیک عادتوں پر چلا. بے شک ایسی ہدایت تو ہی دے سکتا ہے.

اے مالک! مجھے بُرے سبھاؤ اور بدخُلقی سے بچالے. بے شک تو ہی مجھے اس سے بچا سکتا ہے. میں تیرے حضور میں حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے کو تیار ہوں.

اے مالک! بہتری اور نیکی کی سب قسمیں تیرے ہاتھ میں ہیں اور بدی کو تیری طرف لگاؤ نہیں.

اے مالک! بڑی برکتوں اور بلندیوں والے! میں تجھ سے اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں.

۲- الٰہی! میں تجھے سجدہ کرتا ہوں، تجھ پر ایمان رکھتا ہوں، تیرے سامنے اپنے سر کو جھکاتا ہوں. میرا چہرہ اسے سجدہ کرتا ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری صورت بنائی، جس نے چہرہ کے ساتھ سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں لگائیں. اللہ بڑی

برکتوں والا ہے. پیدا کرنے کی طاقت اس میں اعلی واحسن ہے. الٰہی میرا ظاہر، میرا باطن تجھے سجدہ کرتا ہے اور میرا دل تجھ پر ایمان رکھتا ہے اور میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں.

۳- الٰہی میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ کاروبار میں مجھے استقلال دے اور ارادہ میں نیکی عطا کر. مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں اور تیری عبادت اچھی طرح بجالاؤں. الٰہی میرے دل کو عیبوں سے پاک کردے اور زبان کو سچّائی سکھلا دے.

۴- الٰہی! میرے دین کو سنوار دے اس میں میرا پورا بچاؤ ہے. میری دنیا کو سنوار دے اس میں میر گزران ہے.

۵- الٰہی! مجھے رزق دے جو پاک ہو، علم دے جس کا نفع ہو، عمل جسے تو قبول کرلے.

۶- الٰہی! میں تجھ سے عاجزی، کاہلی، بے ہمّتی، بخیلی، حد درجہ کی کمزوری اور ضعیفی اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں. الٰہی! میرے دل کو پرہیز گاری دے، اسے پاک کردے. تو ہی سب سے بڑھ کر

اسے پاک بنا سکتا ہے اور تو ہی میری جان کا والی اور کارساز ہے.
الٰہی! جس علم میں نفع نہ ہو، جس دل میں تیری بزرگی نہ ہو، جس نفس میں قناعت نہ ہو، جو دعا قبول نہ ہوتی ہو، میں ان سب سے تیری پناہ چاہتا ہوں.

۷- الٰہی! ہمارے دلوں میں اُلفت بھر دے. ہماری حالتوں کو درست بنا دے، ہم کو سلامتی کی راہ پر چلا. ہم کو اندھیرے سے نکال کر روشنی دکھلا دے. الٰہی ہم کو کھلے اور چھُپے فحش سے پاک کر دے اور ہم کو ہمارے کان، آنکھ، دل، بیوی بچوں میں برکت دے. تو ہم پر رحمت رکھ اور اپنی نعمت کا شکر گزار بنا. ہم تیری نعمت لیتے رہیں اور تیری ثنا کرتے رہیں اور تو ہم پر اپنی نعمتوں کو پورا فرماتا رہے.

آمین یا ربَّ العالمین.

محمد سلیمان

فہرستِ مضامین

پیشِ لفظ ۳

مہر نبوت کے مصنف کا مختصر تعارف ۵

مُقَدَّمَہ ۹

سیرتِ محمدیہ ﷺ ۱۱

نبوت ۱۲

مسلمانوں کا وطن چھوڑنا ۱۴

سنہ ۱۰ نبوت ۱۵

سنہ ۱۱ نبوت ۱۶

سنہ ۱۲ نبوت ۱۶

سنہ ۱۳ نبوت ۱۷

ہجرت ۱۸

سنہ ۱ھ یا سنہ ۱۴ نبوت ۱۹

سنہ ۲ھ یا سنہ ۱۵ نبوت ۲۰

سنہ ۳ھ یا سنہ ۱۶ نبوت ۲۰

سنہ ۴ھ یا سنہ ۱۷ نبوت..۲۰

سنہ ۵ھ یا سنہ ۱۸ نبوت..۲۱

سنہ ۶ھ یا سنہ ۱۹ نبوت..۲۱

قبائل کا مسلمان ہونا..۳۲

سنہ ۸ھ یا سنہ ۲۰ نبوت..۳۲

سنہ ۹ھ یا سنہ ۲۱ نبوت..۳۳

غزوات..۳۳

سنہ ۱۰ھ یا سنہ ۲۲ نبوت..۳۴

سنہ ۱۱ھ..۳۴

خطبہ..۳۵

کنبہ کے حالات..۳۷

بیویاں..۳۸

۱-اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا..۳۸

۲-اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا..۳۹

۳-اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا..۳۹

۴-اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا..۴۰

۵-اُمّ المؤمنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا.....................۴۱
۶-اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا.................................۴۱
۷-اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا.......................۴۲
۸-اُمّ المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا...................................۴۳
۹-اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا.................................۴۴
۱۰-اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا..................................۴۵
خُلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم...۴۶
صبروحلم..۴۸
ادب اور تواضع...۴۹
جود وسخاوت...۵۰
شرم وحیا..۵۱
مہربانی اور محبت...۵۱
صلہ رحم...۵۲
عدل واعتدال...۵۳
صدق وامانت...۵۳
عفت وعصمت..۵۴

زہد..۵۵
عام برتاؤ.......................................۵۸
عفوورحم..۵۹
تعلیماتِ مصطفویہ ﷺ...........................۶۱
تہذیبِ نفس (اپنے آپ کی درستی)...............۶۱
ماں باپ کی اطاعت..............................۶۳
رشتہ داروں سے برتاؤ...........................۶۴
لڑکیوں کا پالنا..................................۶۴
یتیموں کا پالنا..................................۶۴
بادشاہ وقت کی اطاعت..........................۶۴
رحم دلی...۶۵
بھیک مانگنے کی بُرائی..........................۶۵
باہمی برتاؤ.....................................۶۵
دعا..۶۹
فہرستِ مضامین..................................۷۳

تم بعون الله وتوفيقه ترجمة وإصدار هذا الكتاب
بالمكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات
بحـــي الروضـــــة

تحت إشراف وزارة الشؤون الإســلاميــة والأوقــاف
والدعوة والإرشاد

الرياض ١١٦٤٢ ص.ب ٨٧٢٩٩
هاتف ٤٩٢٢٤٢٢ فاكس ٤٩٧٠٥٦١

يسمح بطبع هذا الكتاب وإصداراتنا الأخرى بشرط
عدم التصرف في أي شيء ما عدا الغلاف الخارجي.

حقوق الطبع ميسره لكل مسلم